دل کی بات　　　　مدیر

''مرے وطن کی سیاست کا حال مت پوچھو''

وطنِ عزیز کو کسی کی نظر لگ گئی ہے یا ہماری بے بصیرت سیاسی قیادت نے اس کا برا حال کر دیا ہے۔ مارشل لا ہو یا جمہوریت، عوام پستے اور مرتے رہیں گے۔ ان کے دن نہیں پھریں گے۔ ہاں سیاست دانوں کے دن پھرتے رہتے ہیں۔ جس سے امریکا خوش ہوگیا، اُس کی لاٹری نکل آئی۔ پرویز مشرف کے منحوس دور کو تو چھوڑیے وہ تو تھا ہی غدار، قاتل، غاصب، لٹیرا...... وغیرہ وغیرہ۔ سلطانی جمہور کو آئے بھی دو سال سے اوپر ہوگئے ہیں لیکن ابھی تک منظر نہیں بدلا۔

کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کا بازار گرم ہے۔ چن چن کر سیاسی و مذہبی رہنما قتل کیے جارہے ہیں۔ بلوچستان میں غیر بلوچوں، پنجابیوں کو بسوں سے اتار کر شناختی کارڈ دیکھ کر گولیوں سے بھون دیا گیا۔ شہرِ اقبال سیالکوٹ میں دو بے گناہ نوجوانوں کو پولیس کی نگرانی میں سرِ بازار ڈنڈے مار مار کے قتل کر دیا گیا۔ لاقانونیت کا ایک طوفانِ بدتمیزی ہے۔ ظلم کی اندھیر نگری ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔

پہلے زلزلے نے شہروں کو کھنڈرات میں تبدیل کیا۔ اب سیلاب سب کچھ بہالے گیا۔ حکمرانوں سے لے کر عوام تک کسی کو احساس تک نہیں کہ اللہ سے معافی مانگ کر اس عذاب سے نجات حاصل کرلیں۔ ہاں! سیلاب کے مقابلے کی منصوبہ بندی ضرور ہو رہی ہے۔ ملک کے تین صوبے خیبر پختون خواہ، سندھ اور پنجاب خاص طور پر سیلاب کی زد میں ہیں۔ دو کروڑ انسان دربدر ہوئے، درجنوں جاں بحق اور اربوں کا مالی نقصان ہوا مگر ڈاکو ہیں کہ اس مصیبت کی گھڑی میں لٹے قافلوں کو بھی لوٹ رہے ہیں۔

ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے مارشل لا طرز کے کسی نظام کی نشاندہی کرتے ہوئے کسی محبِ وطن جرنیل کو آگے بڑھنے اور کرپشن ختم کرنے کی تجویز دے دی ہے۔ صدر زرداری جوتا کھا کر واپس وطن لوٹے ہیں۔ الیکٹرانک میڈیا پر اُن کی جو درگت بن رہی ہے، عبرت انگیز ہے۔ صدر زرداری کی استقامت مثالی ہے۔ دنیا کے ممالک پاکستان کے سیلاب زدگان کی مدد کرنا چاہتے ہیں مگر انھیں پاکستانی حکمرانوں کی دیانت پر اعتماد نہیں۔ وزیر اعظم نے فلڈ ریلیف فنڈ قائم کیا مگر نتائج حوصلہ افزا نہیں۔ وفاقی حکومت، پنجاب کو ایک کوڑی بھی دینے کو تیار نہیں۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ شہباز شریف متاثرین کی امداد کے لیے پُرعزم ہیں اور اُن کی خدمات قابلِ تحسین ہیں۔ امریکا بہادر دو ہیلی کاپٹر امدادی سامان کے بھیجتا ہے تو وزیرستان میں ایک ڈرون حملہ کر کے حساب برابر کر دیتا ہے۔ اب دینی رفاہی ادارے امریکا کی آنکھ میں خار بن کر کھٹک رہے ہیں۔ اس کے باوجود معمار ٹرسٹ، الخدمت فاؤنڈیشن، جماعت الدعوۃ، احرار خدمتِ خلق، جمعیت علماء اسلام اور دیگر تنظیمیں اپنی استطاعت کے مطابق متاثرینِ سیلاب کی خدمت میں مصروف ہیں۔ سیاسی عدم استحکام، معاشی بدحالی، بدامنی، قتل و غارت گری اور منہ زور مہنگائی عروج پر ہے۔ ہر طرف خوف و ہراس اور وحشت و دہشت ہے لیکن وزیر داخلہ رحمٰن ملک عوام کے زخموں پر نمک پاشی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ملک میں جلد مکمل امن قائم ہو جائے گا۔ تریسٹھ برس ہوگئے، عوام امن کا انتظار کر رہے ہیں۔ نہ جانے وطنِ عزیز میں کب امن قائم ہوگا؟

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ